بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَتَمَتَّعُوۡنَ وَيَاۡكُلُوۡنَ كَمَا تَاۡكُلُ الۡاَنۡعَامُ وَالنَّارُ مَثۡوًى لَّهُمۡ ۝ (سورۂ محمد، آیت ۱۲)

اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عملِ صالح (ترکِ حیات دنیا) کیے جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اور جو کافر ہیں وہ رہتے بستے اور کھاتے ہیں (جان سے جیتے ہیں) جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور آگ انکا ٹھکانہ ہے

الحمد للہ منة

شفاء المومنین

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؒ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

۱۳۸۸ ہجری

www.khalifatullahmehdi.info

شفاء المؤمنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جس نے بھیجا ان پڑھ لوگوں میں ایک رسول ان ہی میں سے وہ ان پر پڑھتا ہے اس کی آیتیں اور ان کو پاک وصاف بناتا اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوے تھے اور بھیجا آخر میں رسولؐ کو انہیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اور جس نے خاتم نبوت اور خاتم ولایت کو یہ شرف اور فضیلت مسلمان امت مرحومہ اتقیاء متقین اور اصفیاء وصالحین (کے فائدہ) کے لئے جو بذریعہ خاتم الانبیاءؐ اور خاتم الاولیاءؑ کے حاصل ہوتا ہے عطا فرمائی اور دَرود وسلام نازل ہو ہر دو محمدؐ پر جو دونوں طالب جو دونوں ہر درجہ ترقی میں مبتدی ہیں (آپؐ کی سیر کی انتہا نہیں ہے) اور جو ذات باری میں واصل مطلق ہیں یعنے ہر دو ذات مقدسہ کو دوامی وصال حاصل ہے اور آپؐ کے آل صالحین اور اصحاب کاملین پر حمد صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ ان اَوراق کے لکھنے کا سبب یہ ہے کہ بعض مصدقوں موافقوں اور لسانیوں کے درمیان حضرت مہدی علیہ السلام کی روش کے خلاف باتیں دیکھی جارہی ہیں اور جو پیشوا کہ مہدیؑ کے دین کی امداد کیلئے مبعوث ہوئے تھے ان کی دعوت اور اس زمانے کے بعض اشخاص کی گفتار میں اکثر خلاف پایا جارہا ہے بدیں وجہ حضرت امام علیہ السلام کی نقل مبارک سے دو کلمے اصول دین مہدیؑ کے بارے میں حجت کیلئے لائے گئے اور اس رسالہ کا نام شفاء المومنین رکھا گیا چنانچہ رسول علیہ السلام کی حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے پانچ چیزوں پر ہے۔ ان پانچ فرضوں کو اختیار کرنے کے بغیر اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو شیطان کے قدموں پر بیشک وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم خیال کرتے ہو کے چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان جیسی حالت جو تم سے پہلے گزرے اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں اور جھڑ جھڑائے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا پیغمبرؐ اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب آئے گی مدد اللہ کی؟ سنو اللہ کی مدد قریب ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جنت کو بکریوں کی ڈڈی سمجھے ہو اللہ کی قسم تم جنت میں داخل نہ ہوگے حتی کہ ہو جاؤ تم مانند اولے کے جو آسمان سے گرتا ہے اور زمین تک پہنچ نہیں سکتا پس اسلام کے طالب کو چاہیئے کہ خدا اور رسولؐ کے فرمان پر نظر کرے اور خود کو رسولؐ کی پیروی پر مضبوط رکھنے اور اسلام کی طلب میں صادق رہے مبتدی کو چاہیئے کہ اس حدیث پر عمل کرے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے یعنی کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ جو شخص کہ از روئے صدق واقرار یہ عمل بجالائے چنانچہ فرمائے ہیں زبان سے اقرار کرنا دل سے سچ جاننا اور ارکان کے موافق عمل کرنا اور جو مسلمان کہ بانی اسلام کی دعوت سے دل زبان اور عمل کی تسلیمی

www.khalifatullahmehdi.info

میں ایک ہو جائے تو بیشک قرآن وحدیث کے حکم سے اس کے لئے فلاح ونجات ثابت ہے اور اگر بغیر عمل کے دعویٰ ظاہر کرے تو رہائی کی اُمید کا بھی اعتبار نہیں اور نہ کوئی دیندار اس کی نجات کا قائل ہے جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ بیشک اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے عملوں کو ولیکن دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو اور تمہاری نیتوں کو اس لئے کہ خدائے تعالیٰ نے حدیث نبوی کے موافق قرآن میں بہت جگہ فرمایا ہے چنانچہ اللہ فرماتا ہے کہ قائم رکھو نماز اور مشرکین میں سے نہو اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ پھر اگر وہ لوگ توبہ کرلیں اور قائم رکھیں نماز اور یاد کریں زکوٰۃ تو چھوڑ دو ان کا راستہ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور پھر حج کے باب میں فرماتا ہے کہ اور لوگوں میں پکار دے حج کے لئے اور پھر فرماتا ہے کہ حج کے چند مہینے معلوم ہیں پس جس نے لازم کرلیا ان میں حج تو نہ عورت کے پاس جانا ہے اور نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ جھگڑا ایام حج میں اور جو کچھ تم کروگے نیکی اس کو اللہ جان لے گا اور زادراہ لیا کرو بے شک بہتر زادراہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو اور پھر زکوٰۃ کے باب میں فرماتا ہے کہ اور افسوس شرک کرنے والوں پر جو نہیں دیتے زکوٰۃ اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔ پس جان اے منصف کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی مہدیت کی حجت خدا، کلامِ خدا اور رسولِ خداؐ سے ثابت کی ہے چونکہ خود مہدیؑ کی ذات خدا کی حجت تھی پس ہر ایک مرد اور عورت پر آپؑ کی تصدیق فرضِ عین ہوئی۔ چنانچہ اس کے متعلق مصدقوں کی طرف سے مہدیت کی حجت منکرانِ مہدیؑ پر ظاہر ہو چکی ہے جو اظہر من الشمس ہے۔ یہاں اس کے ذکر کی ضرورت نہیں پس اگر کوئی حق کا طالب ہو تو اس پر واضح اور روشن ہو کہ یہ پانچ صفتیں حضرت مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے ظاہر ہوئی ہیں اور اجماع اُمت کا قرار بھی انہی پر ہوا ہے کہ ترکِ دنیا، ترک علائق، گوشہ نشینی۔ صحبت صادقان اور ذکر کثیر کے بغیر بھلائی کی اُمید اور ایمان کا حکم نہیں ہوتا پس معلوم ہوا کہ یہ سب ارکان بالا جو اصول دین ہیں طالب خدا کے لئے فرضِ عین ہیں کہ ان پر عمل کرے اور جو شخص کہ مومن ہو اس کو چاہیئے کہ ان پر عمل کرے تا کہ مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرنے والوں کی جماعت میں داخل ہو چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام کی نقل ہے کہ بندہ کو قبول کرنا عمل کرنا ہے بے عمل بندہ کی قبولیت مردود ہے پس جان اے منصف آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بغیر راحت نہیں۔

شوق کی آنکھ سے دیکھ تا کہ تو صاحب ذوق بنے

اور حضرت خاتم اولیاءؑ جو **وما ینطق عن الھوی الآیۃ** (اور نہ بات کرتا ہے اپنی خواہش نفس سے یہ تو وحی ہے جو اس کو بھیجی جاتی ہے) کے مرتبہ میں ہے یہ احکام خدا کے حکم سے بیان فرمائے ہیں اور قرآن واحادیث اور اقوال سلف سے ان کی حجت ثابت ہے جیسا کہ حدیث نبوی ہے ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے'' اصولِ دین کے متعلق ہے قرآن سے ثابت ہوئی ہے اسی طرح جو شخص حضرت مہدی علیہ السلام کا نامِ مبارک زبان سے لیتا ہے اس کو چاہیئے کہ قرآن اور رسول و مہدی

www.khalifatullahmehdi.info

علیہما السلام کے حکم سے یہ پانچ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں ان پر عمل کرے اور دینِ مہدی علیہ السلام کے اصول کی طلب میں مضبوط رہے تاکہ ناجیوں کے زمرہ میں داخل ہو اور حضرت مہدی علیہ السلام کی نقل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کے گروہ میں مصدقان ۔ موافقان اور لسانیان ہوتے ہیں حکم مصدقان وہ ہے کہ مہدیؑ کی پیروی میں ظاہر و باطن کامل کوشش کرتے ہیں اور اپنے حوصلہ کے موافق بہرۂ ولایت محمدیؐ (خدا کا دیدار) حاصل کرتے ہیں ۔ موافقوں کی صفت وہ ہے کہ دائرہ (مصدقان مہدیؑ یعنے طالبانِ مولیٰ) میں رہتے ہیں اور مصدقوں کے خلاف کوئی عمل نہیں کرتے) اور اگر کسی وقت (فقر و فاقہ کی وجہ) بشری عاجزی غالب آئے اور بے قرار ہو جائیں تو شرع محمدیؐ کے موافق جو شرط بامشروط ہے ٹکے دو ٹکے کا کسب کرتے ہیں اور مصدقوں کی صحبت نہیں چھوڑتے لسانیوں کی صفت وہ ہے کہ امام مہدی موعود علیہ السلام کا نام زبان سے لیتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ مہدیؑ کے فرمان پر (توبہ اور ترکِ دنیا پر) خاتمہ کرے تاکہ فلاح آخرت کی امیدواری ہو۔

مثنوی

حضرت شاہ محمد مہدیِ موعود آخر الزماںؑ کی درگاہ میں مہدیوں پر ہمیشہ پانچ چیزیں ظاہر تھیں جان وتن کو نثار کرنا گھر بار چھوڑنا بھوک اور ذلت کا پیشہ اختیار کرنا صبر قائم رکھنا جو شخص کہ حضرت مہدیؑ کا گرویدہ ہو اور آپؑ کا فرمان خاطر نشین کرے ایسا شخص یقیناً دیدار خدا بے حجاب حاصل کرتا ہے۔

جان اے عزیز کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو پیدا کرنے سے خدائے تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ ولایت محمدیؐ کے جو کچھ احکام ہیں مہدیؑ کے واسطہ سے پورے ظاہر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کی دعوت خلق پر خاص و عام ظاہر کرے اور طالبانِ خدا کو دنیا اور خلق دنیا سے روکے تمام پیغمبروں کی دعوت کے موافق خالق کی طرف جانے کا راستہ دکھائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے قوم والو اللہ کی بندگی کرو نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوسرا اللہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جن و انس محض بندگی کے لئے پیدا کئے یعنے محض معرفت کے لئے پیدا کئے۔

ہم کو ہمارے دوست کو دیکھنے کے لئے پیدا کئے ہیں اور اگر یہ بات تسلیم نہیں کی جاتی ہے تو کہا جائے کہ پھر کس لئے ہم کو عدم سے وجود میں لائے ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں مبعوث ہوئے انبیاءؑ کبھی مگر واسطے فرار ہونے مخلوق کے دنیا سے طرف مولیٰ کے اور دین کے (دین مہدیؑ کے) اصول اور تمام پیغمبروں کی دعوت کے درمیان کوئی فرق نہیں اسی وجہ حضرت مہدیؑ کی صحیح نقل شریف آئی ہے کہ دنیا کی زندگی کا وجود یعنے جان سے جینا کفر ہے اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اور اموال اور اولاد کا نام دنیا کی زندگی کی پونجی رکھے ہیں جو شخص دنیا کی زندگی کی پونجی کا ارادہ رکھے یا اُس میں مشغول ہو جائے اور دنیا کی زندگی میں جینا چاہے وہ کافر ہے اور اگر کوئی (تارک دنیا) شخص اُس کی (مرید دنیا کی) صحبت میں رہے یا اُس کے گھر

www.khalifatullahmehdi.info

(منفعت کی غرض سے) جائے یا اُس کے ساتھ الفت رکھے (تو اُس کے متعلق) حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ وہ ہماری آن (ملک) سے نہیں ہے اور آن محمدؐ سے نہیں ہے اور آنِ خدا سے نہیں ہے اور نیز (امامؑ نے) فرمایا ہے کہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں خدا سے (معلومات حضورِ خدا) اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو شخص ان احکام سے ایک حرف منکر ہو جائے، تو وہ اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ پس یہاں (مہدیؑ کے فرمان سے) معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا جو حکم ہے وہ خدا کے حکم سے ہے اور حضرت امامؑ کی زبانِ مبارک سے دنیاداروں اور دنیا کی مذمت اور دنیا کے طالبوں کے متعلق یہ آیتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کوئی ارادہ رکھتا ہ دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق کا تو ہم پورا بھر دیتے ہیں ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابود ہو گیا جو وہ کرتے تھے اور نیز (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) زینت دی گئی لوگوں کے لئے محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں کی اولاد کی اور چاندی سونے کے ڈھیروں کی نشانی دار گھوڑوں کی اور چوپایوں کی اور کھیتی کی یہ (ساری چیزیں جو مذکور ہوئیں) دنیا کی زندگانی کی پونجی ہیں اور اللہ کے یہاں اچھا ٹھکانہ ہے نیز فرماتا ہے اور خرابی ہے کافروں کے لئے سخت عذاب سے جو پسند رکھتے ہیں دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں اور روکتے ہیں اللہ کے راستے سے اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں۔ یہی لوگ بڑی گمراہی میں ہیں اور نیز (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) عمدہ کر دکھائی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں مومنوں سے اور جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ اُن کے (کافروں کے) اوپر ہوں گے قیامت کے دن۔ اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہدے کہ (کہو تو) ہم تم کو وہ لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش گئی گزری ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دیدار کو پس اکارت ہو گئے ان کے عمل تو ہم نہ قائم کریں گے ان کیلئے قیامت کے دن تو یہ ان کا بدلہ جہنم ہے اس سبب سے کہ انہوں نے کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں کو ٹھٹھا اور نیز (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جو لوگ امید نہیں رکھتے ہمارے دیدار کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ایسوں کا ٹھکانہ آگ ہے۔ ان کرتوتوں کے بدلہ میں جو کسب کرتے تھے (کماتے تھے)

پس جو شخص کہ آخر دم تک دنیا کا ارادہ رکھتا ہے اور اُس سے پرہیز نہیں کرتا ہے اُس کے باب میں حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ آیت فرمائی ہے اور اس کے متعلق دوزخ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد دے دیتے ہیں اس کو اسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھہرا رکھی ہے اس کے لئے دوزخ اس میں داخل ہوگا برے حالوں

www.khalifatullahmehdi.info

(راندہ) ہوکر جیسا کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دنیا مردار ہے اوراس کے طالب کتے ہیں اور کتوں میں بُرا وہ ہے جو ٹھیر گیا اُس پر نیز (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ) دنیا گھوڑ ہے اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے کتے پنے کی صفت میں جو کم ہوتا ہے وہ بقدرِ حاجت لے لیتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اوراس کا دوستدار ہٹتا نہیں اور کسی حال میں اس کو چھوڑتا نہیں اور کتاب مختصر احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ اکثر قرآن دنیا کی مذمت اور مخلوق کو دنیا سے پھرانے اور اُن کو آخرت کی طرف بلانے کے مضمون پر شامل ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام کا مقصود یہی ہے اوران کی بعثت اسی کے لئے ہوئی ہے اس میں احادیث وارد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جواس کے پاس دنیا سے زیادہ محفوض ہواور جب سے کہ اُس نے دنیا کو پیدا کیا اُس کی طرف (محبت سے) نہیں دیکھا اور آدمؑ کے حالات میں مروی ہے کہ جب آپ نے درخت سے کھایا تو آپ کا معدہ فضلہ کے نکلنے کے لئے متحرک ہوا۔ جنت کے کھانوں میں سے کوئی چیز اس خاصیت کی نہ تھی مگر اُسی درخت کی پس اسی وجہ سے وہ منع کئے گئے اُس کے کھانے سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ جنت میں پھرنے لگے پس اللہ نے ایک فرشتہ کو مخاطب کر کے حکم دیا اور فرمایا کہ اُس سے کہو کہ تو کیا چاہتا ہے تو آدمؑ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے پیٹ میں جو فضلہ ہے اُس کو باہر کردوں فرشتے سے کہا گیا کہ اُس سے کہو کہ تو اپنے پیٹ کے فضلہ کو کس مقام میں رکھنا چاہتا ہے فرش پر یا تخت پر یا نہروں پر یا درختوں کے سایہ کے نیچے کیسا۔ کسی جگہ کو اس کے قابل بھی تو یہاں دیکھتا ہے لیکن اتر جا دنیا کی طرف اور بعضے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اوران کے تابعین رحمتہ اللہ علیہم کے اقوال بھی اسی کے موافق ہیں۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلاطین کی صحبت فتنہ ہے اور سم قاتل ہے جس کی دوا نہیں۔ سلوک اور ریاضت کے قائم کرنے کے بارے میں آپ کا (حضرت علیؓ کا) ایک قول یہ بھی ہے کہ ترک دنیا اور توانگروں اور بادشاہوں کی صحبت اور خواہش نفسانی کو چھوڑنا ہے اور حسن بصریؒ سے بروایت امیر المومنین علیؓ ابن طالب مروی ہے کہ کہا جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ بے ضرورت لوگوں سے ملتا ہے اور دنیا کا طلب گار ہے اور پھر خدا کی طلب کا دعویٰ بھی کرتا ہے تو جانو کہ وہ زندیق ہے اور مردود ہے اور دین کا چور ہے اور رہزن ہے اور ابو یزید سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا طالب دنیا طالب خدا نہیں ہوتا اور اہل دنیا سے میل جول رکھنا راہ طلب خدا کے چلنے والوں کے لئے شرک ہے۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام نے ترک حیات دنیا کے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے عملِ صالح (ترکِ حیاتِ دنیا) کیا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اُن کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے۔ اور ہم اُن کو عطا کریں گے ان کا اجر بہتر کاموں پر جو وہ کرتے تھے۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے تمام پیروی کرنے والوں نے اس حکم مذکور سے اپنی ذات کو حکم کیا کہ ترک دنیا فرض ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد بس خراب کرنے والے ہیں اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان

والوں تمہاری بیبیوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں تو تم ان سے بچتے رہو۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے پاس دنیا ذلیل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ نہیں دیتا ہے کسی کو دنیا مگر دنیا ہی میں اور نہیں پاتا ہے کوئی شخص اس چیز کو جو اللہ کے پاس ہے مگر (اس وقت جب کہ) چھوڑ دیتا ہے دنیا کو پس واضح ہو کہ دنیا کے فتنے بہت ہیں اُن میں بڑا فتنہ اموال ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا کی طلب ہر گناہ کا سر ہے اور ترک دنیا ہر عبادت کا سر ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو چیز تمہیں اللہ تعالیٰ سے پھیرے وہ تمہارا صنم ہے یعنے وہ تمہارا طاغوت ہے اور خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہر مذہب میں فقیر پر اہلِ دنیا سے میل جول رکھنا اور ملوک وسلاطین کے پاس آمد و رفت رکھنا حرام ہے اور فرمایا علیہ السلام نے تم بادشاہوں سے بچو اور تمہارے مخالف ہوجائیں تو تم کو قتل کریں گے اور اگر موافق ہوں تو تم کو گمراہ کریں گے۔اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم (کو اللہ تعالیٰ کا) فرمان ہوا کہ اور تو نہ دوڑا اپنی نظر اس چیز کی جانب جو ہم نے استعمال کے لئے دیدی ہے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیوی زندگی کی آرایش تاکہ ہم ان کو اُس میں آزمائیں اور تیرے پروردگار کی دی ہوئی روزی (نبوت اور ہدایت) بہتر اور زیادہ پائیدار ہے اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے خود تجھے روزی دیتے ہیں۔آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب سالکین (فقرا) بادشاہوں کے دروازے پر جائیں تو برے سالک ہیں اور بادشاہ بھی برے ہیں اور جب سلاطین سالکین کے ہاں آئیں تو وہ سالکین بھی اچھے ہیں اور سلاطین بھی۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بُرا فقیر امیر کے دروازے پر جانے والا اور اچھا امیر فقیر کے پاس آنے والا ہے۔پس جاننا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ کے طالب کے لئے ترک دنیا لازم ہے۔اور دین کا کام اس پر طالب خدا پر عزیمت ہے اور پیروی اُس کی اولیٰ ہے اور اگر کسی وقت بشری عاجزی اس پر غالب آئے۔حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرے تاکہ (اللہ کے پاس) گرفتار نہو چنانچہ حضرت میراں سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام سے نقل ہے کہ (کسی نے حضرتؑ سے عرض کیا کہ کوئی (تارک دنیا) شخص خدائے تعالیٰ پر (تین دن سے زائد فقر و فاقہ میں) نہیں رہ سکتا اور ہلاک ہوجاتا ہے تو کیا کرے؟ پس حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جائے ایک دو ٹکے کسب کرے اور کھائے اور پھر فرمایا کہ ہاں ہشیار رہے اور حرص نہ کرے اور زیادہ طلب نہ کرے خدائے تعالیٰ نہیں پوچھے گا۔چنانچہ خدائے تعالیٰ نے رخصت دی ہے جیسا کہ فرمایا خدائے پاک و برتر نے کہ پھر جو کوئی ناچار ہوجائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہوا اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا لیکن اسی مقدار (ٹکے دو ٹکے کی) سوداگری اور یا اتنی غذا کا کسب کرتا ہو کہ جس سے زندگی برقرار رہے اور اُس کسب کا مقصد عبادت کی قوت کیلئے نہو بلکہ ریا اور ریاست دنیا کے لئے کسب کرتا ہو تو دنیا کا طالب ہے یہاں تک کہ یہ مقدار بھی کہ جس کی رخصت دی

www.khalifatullahmehdi.info

گئی ہے طلب نہیں کرتا بلکہ بظاہر ایسا متوکل دکھائی دیتا ہے کہ ہمیشہ پرہیز گار ریاضت فقر و فاقہ اور برہنگی میں بسر کرتا ہے لیکن اُس کا مقصود غیر خدا (دنیا) ہے باوجود اس تقویٰ و پرہیز گاری کے دوزخ میں داخل ہوتا ہے چنانچہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی چاہتا ہے دُنیا کی زندگی اور دنیوی رونق ہم پورا پھر دیتے ہیں اُن کو اُن کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابوقد ہوگیا جو وہ کرتے تھے اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہہ دے کہ (کہوتو) ہم تم کو وہ لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش گئی گذری ہوئی دنیا کی زندگی میں الخ اور نیز فرماتا ہے جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد دیدیتے ہیں اس کو اسی میں جتنا چاہیں الخ اس باب میں حضرت مہدی علیہ السلام کے نقول کی تائید میں بہت سی آیتیں اور حدیثیں ہیں لیکن مختصر کیا گیا تا کہ کیفیت دراز نہ ہو اور اُمتِ مرحومہ کے بعض اولیاء مثلاً ابراہیم ادہمؒ اور رابعہ بصریؒ نے اس باب میں فرمایا کہ اگر درویش پر تین روز تک فاقہ ہو تو بھی مرجائے ولیکن کسب نہ کرے تا کہ بدلہ قائل پر لازم آئے۔ فرد خلق کے مارے ہوئے کا بدلہ دینار (روپیہ پیسہ) ہے حق کے مارے ہوئے کا بدلہ حق کا دیدار ہے۔ حضرت مہد علیہ السلام نے ان کی گفتار کو سن کر فرمایا کہ ابراہیم ادہمؒ اور رابعہ بصریؒ نے عزیمت (عالیت) بیان فرمائی ہے۔ اگر کوئی (تارک دنیا) عزیمت پر قایم نہیں رہ سکتا ہے تو خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں رخصت بھی بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (؟؟؟ صفحہ ۱۴ سطر ۱) حرام کیا ہے تم پر مردہ اور خون اور سور کا گوشت اور جس پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک الہ بخشنے والا مہربان ہے اور خدائے تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کی زندگی طلب کریں اور جو دنیا کے طالب ہیں ان کی طرف توجہ کریں اور ان کے گھروں پر جائیں اور ان سے کوئی چیز چاہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی یہ رخصت نہیں دی ہے بلکہ ان کے متعلق قرآن کی آیتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق الخ اور فرماتا ہے **قل هل ننبئكم تاهزوا** [۱] اور نہ

---

[۱] قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَ خْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ط o اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا o اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا o ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا o (جزء ۱۶، رکوع ۳۶) (کہوتو) ہم تم کو وہ لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش گئی گزری ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دیدار کو پس اکارت ہو گئے اُن کے عمل تو ہم نہ قائم کریں گے ان کے لئے قیامت کے دن تول یہ ان کا بدلہ جہنم ہے اس سبب سے کہ انہوں نے کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں کو ٹھٹھا ان الذین اٰمنوا وعملو الصٰلحت كانت لهم جنت الفردوس نزلا خلدين فيها الخ (باقی حاشیہ شفہ آئندہ پر)

www.khalifatullahmehdi.info

جھکوان کی طرف جو ظالم ہیں (ورنہ) آ لگے گی تم کو آگ اور کوئی نہیں اللہ کے سوا مددگار اور پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے اور ایسی بہت سی قرآن کی آیتیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں۔ پس جان اے بھائی چونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ترک دنیا کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے قرآن اور احادیث اور اقوال صحابہؓ و تابعینؒ نبوت کے موافق راست و درست ہو چکا پس جو شخص کہ مہدیؑ کی تصدیق (مقبول مومن و منکر کافر کا اقرار) کرنے والا ہے اُس کو چاہیئے کہ ترک دنیا کرے اور اپنے نفس کو دنیا کے ارادہ سے باز رکھے اور اگر تنگی کے وقت بشری عاجزی غالب آئے تو اس کے لئے قرآن سے رخصت جو شرط کے ساتھ مشروط ہے دی گئی ہے ظاہر ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہوا لخ پس اگر کوئی (تارک الدنیا) شخص اس حکم کے خلاف میں بے دلیل دعوے کرتا ہے اور رخصت کیلئے جو شرط ہے اس کو بلا مشروط بیان کرتا ہے اور خدا کی طلب کا بے معنے دعوے مخلوق پر ظاہر کرتا ہے تو اس کو ایمان سے نفع نہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کس لئے کہتے ہو تم وہ بات جس پر تم عمل نہیں کرتے اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ پڑھتے ہو کتاب کیا تم سمجھتے نہیں پس جاننا چاہیئے کہ ترک دنیا کے بغیر ایمان نہیں ہے اور حق کے طالب کیلئے فرض ہے کہ ترک دنیا کرے اور دین کے حدود جو اوپر مذکور ہوئے خود کو ان حدود پر قائم رکھے و گرنہ زبانی باتوں سے جو ترک دنیا کا دعویٰ کیا ہے دل میں خود کو سزا وار مغفرت سمجھ جائے تو یہ اُس کی بڑی خطا اور اس کے لئے جہنم کی عطا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو جس شخص نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا تو بے شک دوزخ ہی اُس کا ٹھکانہ ہے اور اسی طرح نقل شریف حضرت مہدیؑ کی زبان مبارک سے صادر ہوئی ہے کہ بندہ کو قبول کرنا عمل کرنا ہے بے عمل بندہ کی قبولیت مردود ہے پس غور کرائے منصف کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بغیر راحت نہیں۔

شوق کی آنکھ سے دیکھ تا کہ تو صاحب ذوق بنے دیگر واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کے طالب پر ترک دنیا اور ترک علائق کے بعد مخلوق سے الگ رہنا فرض ہے چنانچہ حضرت امام علیہ السلام کی نقل مبارک ہے کہ حق کے طالب کے لئے چار پردے ہیں ان میں سے دو یعنے دنیا کو چھوڑنا اور مخلوق سے الگ رہنا انسان سے ہو سکتا ہے اور نفس و شیطان کے متعلق خدا سے پناہ مانگے تا کہ ایمان سلامت رہے اور جو کچھ احکام و حدود ترک دنیا ہیں اوپر مذکور ہو چکے۔ اور دوسرا حجاب جو مخلوق سے الگ رہنا اور قطع علائق کرنا ہے اس کو حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں فرمایا ہے کہ خدا کے طالب پر کیا چیز فرض ہے جس کی وجہ سے خدا کو پہنچ سکتا ہے۔ فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے۔ پھر فرمایا کہ عشق کیوں کر حاصل ہوتا ہے؟ پھر فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے (ترک دنیا کئے ان کے لئے فردوس کے باغ ہیں مہمانی کو جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خدا کی طرف رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز مائل نہ ہو اور اس معنے کے لئے ہمیشہ گوشہ نشینی اختیار کرے اور کسی شخص کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ دوست احباب کے ساتھ اور نہ اغیار کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، لیٹنے کھانے، پینے بلکہ ہر حالت میں حق کی طرف نظر کرے بلکہ مخلوق سے ایک ذرہ کا محتاج نہ ہو چونکہ مومنوں کو خدائے تعالیٰ کے وعدہ و فرمان پر کامل یقین ہو چکا تو پس (انہوں نے) معاش (اپنی زندگی) کیلئے دنیاداروں کی طرف توجہ کرنے سے اپنی ذاتوں کو قید کر لیا کیوں کہ وہ ابناءِ دنیا (دنیا کے ساتھی) کے پاس چاپلوسی نہیں کرتے نرم نرم باتوں سے معاش حاصل کرنے کے لئے پس مہدیؑ کے گروہ کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے اپنے نفس کو محظوظ نہیں کرتے بلکہ اپنے خالق پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کی راہ میں اپنی ذات کو قید کر دیتے ہیں چنانچہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ خیرات ان فقیروں کیلئے ہے جو قید کئے گئے ہیں اللہ کی راہ میں یعنے اپنی ذاتوں کو ایک جگہ اللہ کے مراقبہ میں بیٹھ کر غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے روکے ہوئے ہیں اللہ کو اللہ ہی سے دیکھتے ہیں اللہ کی قضا پر راضی ہیں اللہ کے منشاء کے موافق اللہ کی بلا پر صابر ہیں اپنے نفس کے مجاہدہ میں اللہ کیلئے قید ہیں مرنے تک میثاق ازل کے وعدہ کو توڑتے نہیں یعنے غیر اللہ سے روگرداں ہونے کی وجہ سے اللہ نے اشارۃً و کنایتہً احصار نفوس کے الفاظ میں ان کا وصف بیان فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین میں چل نہیں سکتے یعنے اپنے مقام نشست اور اپنے مراقبہ کو چھوڑ کر حال قوی ہونے اور ذکر غالب ہونے اور پیر کے مشاہدے میں مشغول ہونے محبت کی شدت ہونے اور عشق کی کثرت ہونے اور اپنے رب پر پکا یقین ہونے کی وجہ سے طلب معاش (رزق اور روپے کی طلب میں) اِدھر اُدھر مارے مارے نہیں پھرتے کیوں کہ توکل کی صحبت رضا کا حسن اور تسلیم کی حقیقت ان پر چھا گئی ہے یہی لوگ اپنے سب کاروبار خدا کے حوالہ کرتے ہیں اور اس کے وعدے پر ٹھہرے ہوئے ہیں اللہ کا قول انہی پر صادق آتا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی بے نیازی کو دیکھ کر جاہل انہیں تونگر سمجھتا ہے کیوں کہ وہ ابناء دنیا (دنیا کے ساتھیوں) کی چاپلوسی نرم باتوں سے اور اظہار شفقت سے نہیں کرتے اور دکھاوے اور شہرت کے لئے اپنا اظہارِ حال ان کو مہربان بنانے کی خاطر نہیں کرتے باوجود اس کے کہ وہ اپنے خدا کے بہت محتاج ہوتے ہیں جاہل ان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان کو تونگر سمجھتا ہے صاحب علم آدمی نور علم و ایمان سے ان کو پہچان لیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو انہیں ان کی پیشانی سے پہچان لے گا۔ ان کے چہروں پر حق کی بشارت ہوتی ہے اور نور معرفت کی تازگی ان کے دلوں میں ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے چہروں پر صفات کی چمک پیدا کر دیتا ہے اور ان کی پیشانی پر جمال ذات کا نور چمکا دیتا ہے ان صفات کو دیکھ کر تو انہیں پہچان لیتا ہے کیوں کہ وہ برگزیدہ پرہیزگار ہیں جو مخلوق کی طرف دنیا اور زینت دنیا کی خاطر مائل نہیں ہوتے صابر ہیں اور اللہ کی محبت میں قید ہیں اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ سوال الحاف ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے اصرار کر کے سوال نہیں کرتے یعنے اہل دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اپنے

www.khalifatullahmehdi.info

نفسانی خواہشات کونہیں چاہتے ہاں وہ اپنے اخوان فی اللہ پر بڑی نظرعنایت رکھتے ہیں ان کی نظراپنے خواہشات اورطبیعت کے مالوف چیزوں پرنہیں ہوتی۔

اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی (تارک دنیا) شخص سے کوئی (تارک دنیا) ملاقات کرے تو اُس کو مضطرنہ کہیں اور نیز معلوم ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ گجرات سے ہجرت فرما کر جالورتشریف لے گئے وہاں خواجہ محمود نے عرض کیا کہ اگرحکم ہوتو گاڑیاں بھیج کر جماعت خانہ (مسجد) کے لئے لکڑیاں اور گھاس لاتا ہوں۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حاجت نہیں پھرخواجہ محمود نے عرض کی اکہ بارش کا موسم آیا ہے برادرانِ دائرہ کونماز کے وقت تشویش ہوگی فرمایا کہ تشویش نہیں ہوگی۔اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں گے بعضے برادروں نے عرض کیا کہ کس لئے قبول نہیں فرمائے تو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اہل نفس سے ہرگز فرمایش نہیں کرنی چاہیئے کہ فی الحال ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ خواجہ محمود ایسا موافق تھا کہ (اس واقعہ کے) چندسال بعد ترک دنیا کر کے بندگی ملک الہدادؓ کے دائرہ میں آکر اچھی حالت میں جلد انتقال کیا۔اور نیز معلوم ہو کہ بندگی میاںؓ نے برادرانِ دائرہ کے لئے ایک گاڑی دوبیل رکھے تھے کہ کہیں کسی سے طلب نہ کریں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں سے بے نیاز ہوجاؤ اگرچہ کہ مسواک شوئی ہی کیوں نہ ہواس قدربھی خلق کے محتاج مت ہواوران کی مدد کی طلب سے دوررہواورتمام کاموں میں خالق سے پناہ لوتا کہ قرب حق کے فرش پرجگہ پاؤ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حرص خنجر ہے اس سے دل ذبح ہوجاتا ہے پس ہم کو چاہیئے کہ حرص اور چاپلوسی چھوڑ دیں اوراپنے دل کوذبح نہ کریں۔

نظم

دنیا اور اہل دنیا سے تیر کی طرح بھاگ
اُن سے بھاگ جانے کے بعد پھر اُن سے مت مل
دنیا کے تمام علائق کو توڑدے
دنیا میں غریبوں کی طرح مغموم دل رہ

چنانچہ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد میری حیات بیس سال ہوئی اوراُن بیس سال میں بیس جگہ اخراج اور ہجرت ہوئی ہے اورمختصراحیاء العلوم کے چھٹے باب میں عزلت کے بیان میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریب میں لوگوں پرایک ایسازمانہ آئے گا کہ نہیں سلامت رہے گا صاحب دین کے لئے دین اُس کا مگراس شخص کا جواپنے دین کولے کرایک قریہ سے دوسرے قریہ میں

ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک پتھر سے دوسرے پتھر کی طرف بھاگے مانند اُس لومڑی کے جو بہانہ کرنے لگتی ہے۔عرض کیا گیا کب ہوگا اس طرح یارسول اللہ ﷺ تو آپؐ نے فرمایا جب روزگار سوائے خدا کی معصیت کے نہ ملے جب یہ وقت آئے گا تو بغیر عورت حلالہ کے رہنا (بے شادی شدہ رہنا) حلال ہوجائے گا۔عرض کئے یارسول اللہ ﷺ وہ زمانہ کیسا ہوگا حالانکہ آپؐ نے نکاح کرنے کا حکم دیا ہے تو فرمایا جب یہ وقت آئے گا تو ہلاک ہوگا آدمی اپنے ماں باپ کے ہاتھوں پر پس اگر ماں باپ نہوں گے تو اپنی بیوی اور بچے کے ہاتھوں پر پس اگر اس کو عورت، بچے نہ ہوں تو اپنے قرابتداروں کے ہاتھوں پر ہلاک ہوگا۔صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کس طرح ہوگا تو فرمایا کہ لوگ اُس کو تنگ دستی کا عیب لگائیں گے تو طاقت سے زیادہ تکلیف اٹھائے گا حتی کہ مقام ہلاکت کو پہنچ جائے گا اور یہ باتیں آج کل کی نہیں ہیں اس زمانہ سے پہلے ہی یہ حالت ہوچکی ہے اسی وجہ سفیان سوری نے فرمایا کہ واللہ عزلت واجب ہوگئی ہے عمرؓ نے فرمایا تم عزلت سے فائدہ اٹھایا کرو ابن سیرین کا قول ہے کہ عزلت عبادت ہے۔فضیل کہتے ہیں اللہ کافی دوست ہے۔قرآن کافی مونس ہے اور موت کافی واعظ ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اللہ کو دوست بناؤ اور لوگوں کو ایک طرف رکھ چھوڑ و اور ابوربیع زاہد نے داؤد طائی سے کہا کہ آپ مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے تو فرمایا دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت سے افطار کرو لوگوں سے بھاگو جیسا کہ شیر سے بھاگتے ہیں حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ میں نے توریت سے چند باتیں یاد کرلیں ہیں وہ یہ کہ ابن آدم نے قناعت کی اس لئے تو انگر ہوگیا لوگوں سے کنارہ کشی کی اس لئے سلامت رہا شہوتوں کو چھوڑ دیا اس لئے آزاد ہوگیا۔حسد کو چھوڑ دیا اس لئے مردانگی پر غالب آگیا (مرد بن گیا) تھوڑا سا صبر کیا بہت فائدہ اٹھایا وہیب بن ورد کہتے ہیں ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ حکمت دس باتوں کا نام ہے جن میں سے نو خاموشی میں ہیں اور دسویں بات عزلت میں ہے سفیان ثوری نے کہا یہ زمانہ ایسا ہے کہ یہ وقت سکوت اختیار کرنے اور گھروں میں بیٹھے رہنے کا ہے ابراہیم نخعی نے ایک آدمی سے کہا کہ علم فقہ سیکھ لو پھر عزلت اختیار کرلو۔ابن عباسؓ فرماتے ہیں سب سے بہتر نشست گاہ تیرے گھر کے تہ خانے کی ہے جہاں سے تو نہ کسی کو دیکھے اور نہ کوئی تجھے دیکھے جو لوگ میل جول کے خواہش مند ہیں تو انہوں نے اللہ کے اس فرمان سے دلیل لائی ہے ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا۔اور مت ہو تم اُن لوگوں کے مانند جو متفرق اور مختلف ہوگئے۔اور قول سے اللہ تعالیٰ کے فالف بین قلوبکم (پھر اسی نے الفت پیدا کی تمہارے دلوں میں۔اللہ نے اپنے اس قول میں الفت پیدا کرنے سے لوگوں پر احسان جتایا ہے ان کا یہ احتجاج حجت لانا،ضعیف ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے عبداللہ ابن عامر جہنی سے فرمایا کہ جب کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ نجات کیا چیز ہے تو فرمایا تیرا گھر تجھے سمالے (عزلت نشین ہوجائے) اور اپنی زبان کو تھام لے اور اپنی خطا پر رو واضح ہو کہ میل جول کے فوائد بھی بہت ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) کسی کو تعلیم دینا (۲) کسی کو نفع بخشنا (۳) کسی سے نفع اٹھانا (۴) کسی کو

ادب سکھانا(۵)ثواب حاصل کرنا(۶)حقوق کی بجا آوری میں کسی کو فائدہ پہنچانا(۷)بیمار پرسی کرنا(۸)تواضع سے پیش آنا(۹)احوال کے مشاہدہ سے تجربے اٹھانا(۱۰)احوال کے مشاہدہ سے عبرت حاصل کرنا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ صادقوں کی صحبت لازم ہے اس لئے کہ صادقوں کی صحبت کے بغیر دین مہدیؑ کے ارکان کا عالم نہیں ہوسکتا خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں صادقوں کی صفت مہاجروں کے باب میں بیان فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیرات ان مہاجرین فقراء کے لئے ہے جو نکالے گئے ہیں اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی یہی لوگ صادقین ہیں اور نیز مصدق مومنوں کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس ایمان والے وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولؐ پر پھر شک وشبہ نہیں کیا اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں یہی لوگ صادقین ہیں جب خدا کا طالب صادقوں کی صحبت میں آتا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ خود کو دنیا کے علائق اور طالبِ دنیا کی صحبت سے دور رکھے۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام سے نقل ہے (آپ نے فرمایا) اگر کوئی شخص ہجرت کر کے گجرات سے خراسان گیا ہو اور اُس کے عزیز و اقارب گجرات میں ہوں اگر اپنے دل کی توجہ (گجرات والے) عزیزوں کی طرف کرے تو وہ شخص ظالم ہے یہ نقل اظہر ہے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کے حق میں یہ آیتیں پڑھیں۔اے ایمان والوں نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست اگر وہ دوست رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلے میں اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائے تو وہی لوگ ظالم ہیں کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے گھاٹے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اُس کے رسولؐ اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم (عذاب) اور اللہ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو اور ایسی بہت سی قرآن کی آیتیں ہیں پس جو لوگ اس زمانے میں قرآن بیان کرتے ہیں ان پر لازم ہے کہ قرآن اور مہدیؑ کے (احکام کا) خلاف نہ کریں (اور جو لوگ قرآن اور مہدیؑ کے احکام کا خلاف کرتے ہیں) ان کو منع کریں بلکہ اجماع کر کے اجماعی اتفاق کے ساتھ دین مہدیؑ کی مدد کریں چنانچہ بندگی میراں سید محمودؓ، بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اجماع کر کے فرماتے تھے کہ حضرت مہدیؑ کی روش یہ ہے اور حضرت مہدیؑ نے اس طرح فرمایا ہے اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اس مجلس (مہاجروں کی مجلس) میں فرمایا کہ جو شخص مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے اور ہجرت اور آپ کی صحبت سے الگ رہا اُس پر حضرت مہدی علیہ السلام نے منافقی کا حکم فرمایا ہے چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی ولایت نہیں ہے کسی چیز میں بھی جب تک وہ ہجرت نہ کریں اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ پس تم ان کو دوست مت بناؤ پس جان اے برادر جو اشخاص

کہ آمر ہیں اُن کو چاہیئے کہ اچھے کام کا حکم کریں اور بُرے کام سے روکیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور تم میں رہنا چاہیئے ایک ایسا گروہ جو بلاتے رہیں نیک کام کی جانب اور حکم کرتے رہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے رہیں بُرے کاموں سے اور یہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے بہر حال امر معروف اور نہی منکر ادا کریں اور تامل نہ کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جب کہا ان میں سے ایک فرقے نے کہ کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جن کو اللہ ہلاک کرنا چاہتا ہے یا ان کو عذاب دینے والا ہے سخت۔ وہ بولے کہ الزام اتارنے کی غرض سے تمہارے پروردگار کے آگے اور تا کہ وہ بچیں پھر جب وہ بھول گئے جو ان کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے بچالیا ان کو جو منع کرتے تھے بُرے کام سے اور پکڑا ظالموں (گنہ گاروں) کو سخت عذاب میں اس وجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست بنائے گا تو وہ اُن ہی میں کا ایک ہے بیشک اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا۔ جیسا کہ بخاری نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو کوئی تم میں سے کوئی بُری بات دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے ہٹادے اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہو تو دل سے (بُرا سمجھے) اور یہ بہت ضعیف الایمان کا درجہ ہے اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اکثر فرمایا کہ جو کچھ حق ہے ہم کہیں گے اگر کسی کو نہ کہہ سکیں تو اپنی عورت ہی کو کہیں گے تا کہ اس آیت کی زد میں نہ آجائیں جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور تم نہ چھپاؤ گواہی اور جو اس کو چھپائے گا تو بیشک اس کا دل گنہگار ہے اور نیز حق تعالیٰ نے بُری باتوں سے نہ روکنے والے عالموں کے متعلق اپنے کلام میں بہت جگہ وعید فرمائی ہے جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ ان کو کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے درویش اور علماء گناہ کی بات بولنے اور حرام مال کھانے سے بہت بُرے عمل ہیں جو وہ کر رہے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب آدمی مومن ہوجاتا ہے تو بدکاری اُس کو ضرر نہیں پہنچاتی جب کہ وہ اپنی بدکاری کو مکروہ سمجھے اگر چیکہ امر بالمعروف نہ کرے اور دلیل لائی ہے انہوں نے اس آیت سے۔ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا کوئی بھی جو گمراہ ہو جب کہ تم راہِ راست پر ہو لیکن یہ خطا ہے کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ آیت پڑھی کسی دن اور فرمایا اے میرے اصحاب نہ دھوکے میں ڈالے تم کو یہ آیت امر بالمعروف کرنے میں لایضر کم من ضلّ اذااھتدیتم۔ تم سب اللہ ہی کی طرف جانے والے ہو۔ اللہ نے ضلّیتم. صمم. ذکیتم اور حججتم نہیں فرمایا لیکن ذکر کیا اس اہتدا کا (اذااھتدیتم فرمایا) پس جو کچھ کہ ہم سنے ہوں گے اسی کا قصد کریں گے کہ اس کام کو کریں اگر نہیں کیا جائے گا تو کہنے سے باز نہیں رہیں گے لیکن اب بھی پوری طرح سے بچ نہیں سکتے کیونکہ نجات ہمیشہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے میں ہے کیونکہ جب صحابہؓ معصوم نہ تھے (امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حکم کی تعمیل سے نہیں بچ سکے) تو دوسرے کس طرح معصوم ہو سکتے ہیں (دوسرے کس طرح بچ سکتے

www.khalifatullahmehdi.info

ہیں) چنانچہ انس ابن مالکؓ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے پوچھنے کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم ہم امر بالمعروف نہیں کرتے یہاں تک کہ ہم اُس پر پورا عمل کر لیتے ہیں اور نہیں منکر کرتے یہاں تک کہ ہم اس سے پورا پورا باز رہتے ہیں تو رسولؐ نے فرمایا اچھے کام کا حکم کرو اگر چہ کہ تم اس کو پورا پورا نہ کرسکو برے کام سے روکو اگر چہ کہ تم اُس سے پورا پورا باز نہ رہو پس یہاں معلوم ہوتا ہے کہ برادران دینی کو چاہیئے کہ اچھی بات کی ہدایت کریں اور بُری بات سے روکیں اگر اس باب میں غفلت اور سستی کریں تو اس آیت (کی وعید) میں داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور تم ڈرتے رہو اس بلا سے کہ پڑے گی تم میں سے ظالموں ہی پر چن کر اور جانے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے پس جاننا چاہیئے کہ خدا کے طالب کیلئے فرض ہے کہ ترک دنیا کے بعد روزی حاصل کرنے کے ذریعہ کو ترک کرے اور گوشہ نشینی اختیار کرے اور اپنی قوت کے موافق خلوص کے ساتھ ان احکام پر عمل کرے اس لئے کہ اس کے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام کی نقل شریف آئی ہے اور اس کی حجت قرآن حدیث اور بزرگان دین کے اقوال سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اور مصدقان مہدیؑ کا اجماع و اتفاق بھی اسی پر ہے پس جو شخص ترکِ دنیا کا دعویٰ کرے اور خدا کا طالب کہلائے اور روزی حاصل کرنے کے ذریعے کو نہ چھوڑے اور گوشہ نشینی اختیار نہ کرے تو ایسے شخص کی ترک دنیا اور طلب دنیا دونوں برابر ہیں چنانچہ شاعر کا قول ہے کہ

بیت

ہاں اے خدا کے طالب ہوشیار رہنا
کیونکہ کسی (تارک دنیا) نے بھی مکر و فریب سے خدا کو نہیں پایا

چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اعمال کا تعلق نیتوں سے ہے اور حضرت مہدیؑ سے منقول ہے کہ بندہ کو قبول کرنا عمل کرنا ہے بے عمل بندہ کی قبولیت مردود ہے۔ پس غور کر اے منصف کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو خدائے تعالیٰ کے دیدار کے بغیر راحت نہیں

شوق کی آنکھ سے دیکھ تا کہ تو صاحبِ ذوق بنے

دیگر واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کے طالب کیلئے ابتدا میں صادقوں کی صحبت فرض ہے چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صحبت سے الگ رہا وہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ رہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ رہو اگر اتنی طاقت نہیں ہے تو اس کے ساتھ رہو جو

اللہ کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور جو ایمان لائے وطن چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمہارے ساتھ ملکر تو وہ تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار آپس میں زیادہ حقدار ہیں ایک دوسرے کے اللہ کے حکم میں بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ اور جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا پھر تیرا پروردگار ان کے لئے کہ جنہوں نے ہجرت کی اس کے بعد کہ ایذا دئے گئے پھر جہاد کیا اور صبر کیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں سے پہلے نہیں کہا بلکہ ان باتوں کے بعد کہا لہذا یہ چاروں باتیں (ہجرت۔ ایذا۔ جہاد۔ صبر) ہونا چاہیئے تاکہ اللہ کی بخشش اور رحمت کے لائق ہو سکے اور توبہ کرنے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مگر جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی حالت سنوار لی اور مضبوط پکڑ لیا اللہ کو اور خالص کر لیا اپنا دین اللہ واسطے تو وہ ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب عطا فرمائے گا اللہ مومنوں کو اجر عظیم۔ پس اگر ہجرت کریں اور خدا اور مومنوں کے ساتھ صلح کریں تو اُس وقت یہ لوگ مومنوں کی پیروی کرنے والے ثابت ہوں گے۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ ماننے والے ہی مومن ہوتے ہیں۔ اور بعض مہاجروں اور یارانِ مہدی علیہ السلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترک دنیا کے بعد حدود ترک، ترک علائق اور گوشہ نشینی (کی حفاظت) کے ساتھ خود کو مقام دیدار تک پہنچانے کے بعد اگر یہ لوگ ہجرت کریں تو بھی اگلے مہاجروں کے درجات کے برابر نہیں پہنچ سکتے اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے بعض خلفاء ایسے تھے کہ اگر کوئی شخص ان کے عزیز و اقارب کے یہاں سے آتا تو اُس سے ملاقات نہیں کرتے اور ان کی کوئی فتوح بھی قبول نہیں فرماتے جب خود بندگی میاںؓ اپنی طرف سے کوشش کر کے ان کے پاس بھیجتے تو قبول کر کے فقراء کو سویت کر دیتے ولیکن اپنی ذات پر کچھ بھی خرچ نہیں کرتے بلکہ حرام سمجھتے تھے اور انہوں نے خود کو بندگی میاںؓ کی صحبت میں ایسے قید کر دیا تھا کہ ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ برادروں سے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو آگاہ کرو کہ اگر خدا کی راہ خالص طور پر اختیار کرتے ہو تو ہمارے ساتھ چلو تمہارا حق تم کو پہنچے گا ورنہ تمہارا اختیار۔ برادروں نے عرض کیا میاں جیوں! اب تک کبھی کبھی دل میں اُن کا (عورتوں کا) خیال آجاتا ہے جب ان کو آگاہ کرنے کا وقت آجائے گا تو خوندکار کے حضور میں عرض کریں گے چندروز کے بعد (برادروں نے میاںؓ سے) عرض کیا کہ اب ہمارے خوہش ہم کو ایسے دکھائی دے رہے ہیں جیسے خراساں کے مغل (یعنی اجنبی) لہذا اگر اجازت ہو تو جا کر عورتوں کو آگاہ کرتے ہیں پس سب کو معلوم ہے کہ ان برادروں کے واسطے سے ان کے سب عزیز و اقارب کو خدا کی طلب روزی ہوئی اور انہوں نے استقامت کے ساتھ مہدی علیہ السلام کا مدعا جیسا کہ چاہیئے مقام تحقیق کو پہنچایا اس کے بعد حضرت بندگی ملک الہدادؓ کے حضور میں اسی حکم کی تعمیل میں اپنے بہت عزیز و اقارب کو دائرہ میں داخل کئے بلکہ جس شخص نے کہ (گروہ مہدویہ کے) جس دینی

پیشوا کے حضور میں از روئے صدق خدائے تعالیٰ کی طلب اختیار کی ہے ان پانچ حکم سے کسی ایک حکم کو بھی اپنے حوصلہ کے موافق آخر دم تک نہیں چھوڑا اگر کوئی (تارک دنیا) شخص از روئے مصلحت بے معنی (بغیر عمل کے ترک دنیا کا) دعویٰ ظاہر کیا ہے تو (سمجھنا چاہیئے) کہ اُس کو بندگان خدا کا فیض نہیں پہنچتا ہے۔ جان اے بھائی کہ مبتدی کے لئے پیر کی صحبت سے بہتر کوئی چیز نہیں اور طالب تحقیق کیلئے اُس کے سوا دوسری تدبیر نہیں جو شخص خودی کا راستہ چلتا ہے اس کی گرفتاری ہے اور جو شخص مخلوق کی گفتار (باتوں) پر مغرور ہوتا ہے وہ ایک کفتار [1] ہے۔ تو کسی مرد خدا کا طالب بن تا کہ تو خود رو نہ بنے آخر تو نے دین سے نفرت کی تو اپنی حقیقت کی معرفت سے دُور رہے گا۔

اے جانِ پدر میری اس نصیحت کو قبول کر جا اور کسی صاحب دولت (صادق) کا دامن پکڑ کیونکہ جب تک قطرہ صدف میں داخل نہیں ہوتا نہ تو روشن موتی بنتا ہے نہ چمکنے لگتا ہے کیونکہ پتھر تربیت سے لعل اور یاقوت ہے ایسا ہی اطلس ہوتا ہے پرورش کی وجہ سے توت

اگر صحبت کی تاثیر نہیں ہے اے نادان تو کوئی مرغ انڈے سے باہر نہ ہوتا۔ ہر ایک کام کی بنیاد وقت محکم ہے کہ موسیٰ نے بھی خضرؑ کو استاد بنایا مصطفےٰؐ کے پاس جبرئیلؑ آتے ہیں

کیونکہ رہبر کے بغیر (دین کا رستہ) چلنا ممکن نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو انہوں نے پایا ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضرؑ) کو جس کو ہم نے دی رحمت اپنے پاس سے اور سکھایا اپنے پاس سے ایک علم۔ موسیٰ نے ان سے کہا (اجازت دو) تو میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھ کو سکھا دو جو کچھ تم کو سکھائی گئی ہے راہ یابی پیشوا وہ شخص نے جو ولایت سے بہرہ رکھتا ہے نہ وہ شخص جو ولایت (شہر) میں شہرہ رکھتا ہو۔ جو شخص آب [2] وگل سے دست بردار نہوا ہو اس کی اقتداء سے آب دست لینے کا بھی حوصلہ نہیں پیدا ہوتا وہ آب وخاک نہیں جو کتاب طہارت میں مذکور ہے بلکہ یہ آب وخاک ہے جس سے مراد نیستی ہے محراب عشق کیلئے امام بازاری نہیں ہے کیونکہ یہاں بھلائی برائی کے تذکرے نہیں ہیں۔

مخلوق کی نماز تسبیح و سجود ہے
عاشقوں کی نماز ترک وجود ہے

جان اے عزیز کہ مبتدی کیلئے پیر کی اقتداء لازم ہے دینداروں کی جماعت میں خود کو قید کر دینا فرض عین ہے یہاں تک کہ کاتم نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اور تھام رکھ اپنے آپ کو ان کیس اتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے پروردگار کو صبح وشام چاہتے ہیں اس کی رضامندی اور بعضے اگلے بزرگوں سے بھی صحبت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا

---

[1] کفتار نام ہے ایک جنگلی جانور درندہ کا (لغات کشوری)۔ [2] یعنی جو شخص خواہشات جسمانی سے نہ نکلا ہو۔

www.khalifatullahmehdi.info

ہے چنانچہ احیاء العلوم کتاب خاص آداب صحبت میں مرقوم ہے واضح ہو کہ محبت فی اللہ اور اخوت فی الدین اللہ کی بزرگ ترین قربت ہے عادات کے طریقوں میں جس لطیف ترین طاعت کا استفادہ کیا جاسکتا ہے وہ یہی ہے کہ باہمی محبت باہمی الفت حسنِ اخلاق کا پھل ہے اور باہمی بغض وعداوت اور تفرق بداخلاقی کا پھل ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو جو نعمت الفت سے سرفراز فرمایا اس پر اپنا احسان عظیم ظاہر کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے کہ اگر تو خرچ کر ڈالتا جو کچھ زمین میں ہے سارا (تب بھی) نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈال دی۔ پس تم اس کی نعمت سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے یعنی الفت کی وجہ سے پھر باہمی تفریق کی مذمت کی اور اُس سے منع کیا۔ اور خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا اور پکڑے رہو اللہ کی رسی کو یعنی پکڑے رہو اللہ کے دین اور اس کی کتاب کو سب مل کر اور اختلاف مت کرو دین میں اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اُسی نے الفت پیدا کی تمہارے دلوں میں تو تم ہو گئے اس کے فضل سے بھائی بھائی اور تم تھے آگ کے گڑھے کے کنارے پر پھر اُس نے تم کو اس سے بچالیا اُسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتیں تاکہ تم سیدھے راستہ آجاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوست صالح عطا فرماتا ہے اور دوست صالح یہ کام کرتا ہے کہ اگر وہ اللہ کو بھولتا ہے تو اُسے اللہ کی یاد دلاتا ہے اور اگر وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ پس جان اے عزیز کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی نقل جو صحبت صادقان کے متعلق آئی ہے وہ فرض عین ہے اس لئے کہ اس کی حجت قرآن احادیث رسول علیہ السلام اور بزرگوں کے اقوال کے موافق صحیح اور درست ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو (تارک دنیا) شخص دین مہدیؑ پر چلنے کے لئے صحبت صادقان اختیار کرتا ہے اور عمل میں تسلیمی (صادق کے عمل کے موافق عمل کرنے سے) کہ جس کی وجہ بہرہ ولایتِ محمدی سے مشرف ہوتا ہے اگر سستی کرے اور یا ترک کرے تو اس کو دینِ مہدیؑ کا فائدہ نہیں پہنچتا چنانچہ نقل ہے کہ بندہ کو قبول کرنا عمل کرنا ہے بغیر عمل قبولیت مردود ہے۔ پس غور کر اے منصف کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مومنوں کو خدائے تعالیٰ کے دیدار کے بغیر راحت نہیں۔

شوق کی آنکھ سے دیکھ تاکہ تو صاحب ذوق بنے دیگر واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کے طالب کے لئے فرض ہے کہ ذکر کثیر کرے ہاں سانس سے ذکر کرے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ اللہ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یعنی ہمیشہ اللہ کا ذکر کرو۔ اور دوسری جگہ حضرت رسالت پناہ کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اور اپنے پروردگار کا ذکر کرتا رہ دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور آہستہ صبح اور شام۔ اور تو غافلوں سے مت ہو۔ اور نیز فرمان ہوتا ہے اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جب بھول جائے یعنی جب تو بھول جائے اپنے نفس کو غیر اللہ کی وجہ اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے رسالہ میں ذکر اللہ کے متعلق فرمایا ہے کہ فرض دوام ہے چنانچہ

www.khalifatullahmehdi.info

خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ پس ذکر کرو اللہ کا کھڑے بیٹھے اور لیٹے یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگے رہو، اور یہ فریضہ ادا نہوگا جب تک کہ سانس کی حفاظت نہ کی جائے اور امام زاہد نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ذکر اللہ فرض دوام ہے جان اے بھائی کہ اللہ کا ذکر کسی وقت اور کسی حالت میں بھی چھوٹ نہیں سکتا کیوں کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں۔ اور دوسرے تمام فرائض مشروط ہیں اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا ذکر تمام فرائض میں زبردست ہے جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ قائم رکھ نماز کو بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی کے کام اور بُری بات سے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے جان اے عزیز ذکر اللہ کے بغیر جو فرض دائم ہے نفس کا تزکیہ تجرید اور تفرید حاصل نہیں ہوتا اور دل کی پراگندگی نہیں جاتی۔ خاطر جمعی نصیب نہیں ہوتی اور شیطانی وسوسے نفسانی آرزوئیں دور نہیں ہوتیں پس (طالب مولیٰ کو) چاہیئے کہ اللہ کی یاد میں اتنی ہیشگی کرے کہ کسی وقت اوقات سے اور کسی حالت میں حالات سے اللہ کی یاد سے خالی نہ رہے آنے جانے کھانے سونے سننے اور کہنے میں بلکہ تمام حرکات وسکنات میں حاضر وقت (ذاکر) رہنا چاہیئے تاکہ بیکاری میں نہ گذرے بلکہ دم کا واقف رہے تاکہ (کوئی دم) غفلت سے نہ نکلے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلتی ہے پس وہ مردہ ہے اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس کو کسی چیز کی زیادہ محبت ہوتی ہے تو اس کو اس کی یاد بھی زیادہ ہوتی ہے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہ کا ذکر ایمان کو ایسا اگاتا ہے جیسا کہ پانی ترکاری کو پس جان اے عاقل کہ حضرت سید محمد امامِ مہدیِ موعود آخرالزماںؑ کے صحابہؓ کا مقصود وہ ہے کہ دم کی محافظت کی وجہ حق کی یاد دِل میں قائم ہوجائے اور اللہ کے ذکر کی بدولت اطمینان قلب حاصل ہو چنانچہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور مطمین ہوتے ہیں ان کے دل اللہ کے ذکر سے سُن رکھو اللہ کے ذکر سے مطمین ہوتے ہیں دل اور بعضے اگلے بزرگوں سے بھی معلوم ہوتا ہے چنانچہ کتاب مختصر احیاء العلوم کتاب تاسع فی الاذکار میں مذکور ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تم میرا ذکر کرو تو ابو ہریرہؓ سے کہا یا ابا ہریرہؓ ہم نے مسجد میں تو کوئی میراث بٹتی ہوئی نہیں دیکھی تو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ پھر تم نے کیا دیکھا تو انہوں نے کہا ہم نے دیکھا ایک گروہ اللہ کے ذکر میں ہے اور ایک گروہ قرآن شریف پڑھ رہا ہے تو ابو ہریرہؓ نے کہا پس رسول اللہؐ کی میراث تو یہی ہے اور اللہ عز و جل نے فرمایا نہیں ہے احسان کا بدلہ سوائے احسان کے پس کہا گیا دنیا میں احسان لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہ کہنا ہے اور آخرت میں جنت (لینا ہے) جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ جن لوگوں نے احسان کیا ہے ان کے لئے بھلائی ہے اور کچھ بڑھ کر بھی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احسان کیا چیز ہے یارسول اللہؐ تو آپؐ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اس طرح عباعت کر گویا کہ تو حق تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا ہے تو یہ سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے ذکر کثیر کی ترتیب اس طرح بیان فرمائی ہے کہ مومن موحد کا ذکر پانچ پہر منافق کا ذکر تین پہر مشرک کا ذکر چار پہر ہے چنانچہ یہ بات مہدویوں پر روشن ہے اور حضرت

www.khalifatullahmehdi.info

مہدیؑ کی تصدیق کرنے والوں کے درمیان ان پانچوں ارکان کے متعلق جو اصول دین ہیں بیحد تاکید ہے اس لئے کہ یہ دین مہدیؑ کے اصول قرآن احادیثِ رسولؐ اور اگلے بزرگوں کے اقوال مذکور کے موافق صحیح اور درست ہیں اور مہدیؑ کے صحابہؓ اوران کے تابعین کا اجماع بھی اسی پر ہے کہ جو طالب خدا ہے اُس کو ان اعمال کی کوشش کرنی چاہیئے اور اگر ان میں سے بعض پر عمل نہیں کرسکتا ہے تو خدائے تعالیٰ سے توفیق طلب کرے اور خود کو اصول دین میں داخل کرے اور اگر اصولِ دین کے خلاف چلتا ہے اور اس کو دین سمجھتا ہے تو یہ اس کی خطائی محض ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور گھیر لیا اس کو اس کی خطا نے تو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ہر ایک مدعی جو بے معنی (بے عمل) بڑائی کرتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کو فلاح ونجات کا حکم کرکے مصدقانِ مہدیؑ کے زمرہ میں داخل ہے سمجھتا ہے تو یہ حکم اصولِ دین کے خلاف ہے چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ اے وہ شخص تو نے ہوس کے پیالہ سے غفلت کی شراب پی ہے اپنے آپ پر غرور مت کر مانند اس گدھے کے جو گھنٹی کی وجہ پھولا نہیں سماتا ڈرتا ہوں کہ جب تو اس خواب سے طالبِ صادق کی صفت سے موصوف نہ ہوا اس کو حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان سے رہائی کی اُمید نہ ہوگی حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں (لہذا) جو شخص ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہو وہ اللہ کے پاس گرفتار ہوگا۔ جان اے بھائی جب بینہ صاحبِ ولایت (مہدیؑ کے فرمان) سے اس کی فلاح اور نجات نہ ہو تو پھر جائے اس کی کونسی ہے ناچار اس کی جگہ دوزخ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو امید نہیں رکھتے ہمارے دیدار کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اُسی پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ایسوں کا ٹھکانا آگ ہے اُن کرتوتوں کے بدلے میں جو کسب کرتے تھے۔

اے برادران دینی وطالبان یقینی ومتوکلان حقانی ہوشیار رہو چونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کی بینائی حاصل ہونے کے بغیر ایمان اور رہائی عذاب کا حکم نہیں فرمایا ہے۔ لہذا ان احکام کے حاصل کرنے کے بغیر مصدقوں کی جماعت میں کیوں کر شریک ہوسکے۔ اس لئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت خدائے تعالیٰ کی بینائی کی دعوت کے لئے ہوئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہدو (اے محمدؐ) کہ یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں (مخلوق کو) اللہ کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع اور پاک ہے اللہ اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں اور جو شخص کہ خود کو حضرت مہدی علیہ السلام کا تابع کہلاتا ہے اور یہ احکام جو اوپر مذکور ہوئے فرمان خدا ''تو ڈرو اللہ سے جہاں تک تم سے ہوسکے'' کے لحاظ سے اپنی ہمت کے موافق بھی بجا نہیں لاسکتا (مگر) خدا اور رسول ومہدی علیہما السلام کے نزدیک مستحق عذاب ہے پس طالب صادق کو چاہیئے کہ قرار دامن نہ رہے تاکہ خود کو مقصود اصلی (خدا تک) پہنچائے۔

(تمام ہوا ترجمہ رسالہ شفاءالمومنین)

از

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ سابق سرپرست دارالاشاعت ہذا

www.khalifatullahmehdi.info